جلا وطن

توصیف خواجہ

محبت روح پر اپنے نشان چھوڑتی ہے
جنہیں جسم پر بھی تلاش کیا جا سکتا ہے
لرزتے ہوئے ہونٹ
اس بوسے کا ارتعاش ہیں
جو ہوا نے کل شب تمہاری پیشانی پر ثبت کیا تھا
ماتھے کی لکیر
وہ تحریر ہے جسے محبت مٹانا بھول گئی تھی
.
خون کی بوند میں چھپی ہوئی مہکار
آنکھوں کے رستے
گلی تک آ پہنچی ہے
دروازے کی زنجیر اور قدموں کی چاپ
جلا وطنی کے سفر کا پہلا باب ہیں
.
محبت کا کوئی دیس نہیں
نہ کوئی موسم

بہار کے استقبال میں گائے گئے گیت جھوٹے ہیں
خزاں کی اداسی منانا صرف درختوں کے لئے جائز ہے
اس طویل شاہراہ کے کنارے
درختوں کی قطار اور پرندوں کی چہکار
محبت کے لینڈ سکیپ پر کوئی اثر نہیں ڈالتی ہیں
.
جلا وطنی کا موسم شاخوں پر اگنے والا ہے
یہ مٹی محبت کا بوجھ اب نہیں اٹھا سکتی
اسکے ہر ذرے میں زلزلے چھپے ہیں
جو ایک طلسمی آنکھ کے اشارے پر
ہماری تقدیر بدل دیں گے
.
محبت کا کوئی دیس نہیں
یہ آسمان سے صحیفوں کی طرح نازل ہو گی
یہ زمین کو پھر سے زندہ رہنے کے قابل بنائے گی
اور میں اس شہر میں سکونت اختیار کروں گا
جہاں تم مجھ سے جدا ہوئے تھے.